ڈائریکٹر پریس سندھ پولیس آفس۔

فون:۔ 021-99212639

# مقامی ہوٹل میں خصوصی ورکشاپ کا انعقاد

**کراچی 10 اپریل 2019ء:۔**

کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں سندھ پولیس کی تاریخ میں پہلی بار ریٹریٹ اینڈ اسٹریٹیجک RETRATE A STRATEGIC کے عنوان سے منعقدہ دو روزہ ورکشاپ کے پہلے روز آئی جی سندھ ڈاکٹر سید کلیم امام نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس ورکشاپ کے توسط سے آج تمام ریجنل چیف پولیس، ڈی آئی جیز، ایس ایس پیز و دیگر سینئر پولیس افسران یہاں ایک اپنے اپنے خیالات، تجربات اور عملی زندگی میں ہم نے کیا کیا اور آگے کیا کرنے جارہے ہیں پر باہمی بات چیت اور شیئرنگ کے لیئے اکٹھا ہوئے ہیں۔ ہم کون ہمارا کام کیا ہے ہم کیا کرتے ہیں ہمیں کیسے کرنا چاہیئے ہمارے مسائل اور انکا حل کیا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیئے یہ وہ سوالات ہیں کہ جنکے ہم جوابدہ ہیں۔ یہ ورکشاپ موجودہ وقت کا پولیس کے لیئے ایک ماسٹر پلان ہے جسکے تحت ہم اپنے اہداف اور مقاصد کی کامیاب تکمیل کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ آج ہمارے درمیان ملک کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر ادیب رضوی صاحب موجود ہیں جنھیں اس ورکشاپ میں بالخصوص مدعو کیا گیا ہے بنیادی طور پر وہ اس لیئے مدعو کیئے گئے ہیں کہ ہمارے نوجوان افسران اور میں بذات خود یہ جان سکیں کہ کیسا ایک چھوٹے سے کام کے آغاز سے انسان ترقی کرتا ہے اور اپنے مقاصد حاصل کرسکتا ہے ڈاکٹر صاحب نے ایک چھوٹی سی کاوش کی اور اس کاوش کیجبہ سے آج پورے ملک میں نا صرف انکا ایک نام ہے بلکہ ان کی اسی کاوش نے انھیں ایک ممتاز مقام بھی دیا ہے نام سے زیادہ جو بڑی بات ہے وہ انکا کام ہے ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنکو امداد دی جاتی ہے صحت مند ہو کر اپنی روزمرہ زندگی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور اپنے اپنے خاندانوں کی کفالت کرتے ہیں اور اس معاشرے کا کارآمد رکن بنتے ہیں یہ وہ ایک شخصیت ہیں کہ جنھوں انسانیت کی خدمت کی عملی مثال پیش کی ہے کس طرح لوگوں اور انسانیت کی خدمت کی جاتی ہے اور ہمیں بھی ایسے ہی کرنا چاہیئے عوام الناس کی جان و مال کی سلامتی کی خاطر ہمارے 2500 افسران اور جوانوں نے گذشتہ سالوں میں اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے دیئے جبکہ اس مقصد کی خاطر ہزاروں پولیس افسران اور جوان شدید زخمی بھی ہوئے ہیں جو کہ اپنی نارمل زندگی سے کوسوں دور ہیں۔ ہمیں آج اس بات کا احاطہ کرنا ہوگا کہ ہم انسانیت کی خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب انسانی خدمت کی ایک اعلی مثال ہیں ہمارا کام اور مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے دکھی انسانیت کی خدمت اور صرف خدمت میں بالخصوص سندھ پولیس سے اپیل کرتا ہوں کہ دنیا میں تو لوگوں کے کام کرہی رہے ہیں کیونکہ لوگوں کے کام آنا اور انکے مسائل و مشکلات کا ازالہ کرنا ہی آپکی ذمہ داری ہے تاہم اس دنیا سے جانیکے بعد بھی آپ لوگوں کے کام آسکتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کا بھی یہی مقصد ہے کہ دنیا میں تو آپ خدمت انسانیت کرہی رہے ہیں لیکن دنیا سے جانیکے بعد بھی آپ لوگوں کے کام آسکتے ہیں۔ سندھ پولیس کے بیس کے قریب ایسے افسران ہیں جنھوں نے اپنے اعضاء عطیہ کیئے ہیں اور میں اس کار خیر میں حصہ لینے والے ان افسران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں یہ وہ پیغام اور مثال ہے کہ جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائیگا میں تمام پولیس افسران سے کہوں گا کہ کمیونٹی/انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں اور آگے بڑھ کر اس کار خیر میں شامل ہوں۔ آج آپ سب افسران کو اس ورکشاپ کے توسط سے ایک مخصوص وقت میں یہ موقع دیا جائیگا اور آپ اپنی مہارت اور تجربے سے یہ بتائیں گے کہ آپ کیا کرتے ہیں، مسائل کیا ہیں اور کیسے کرتے ہیں۔ ہم ان پر باقاعدہ سفارشات/تجاویز تیار کرینگے اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اسے حاصل کرنیکی یا حل کرنیکی کاوش کرینگے۔ ورکشاپ کے پہلے روز ہم بات چیت کرینگے مسائل کا احاطہ کرینگے۔ مزید برآں اس ورکشاپ کے توسط سے کراچی، سکھر، لاڑکانہ اور دیگر رینج جبکہ ان تمام رینج کو باہمی معلومات کی شیئرنگ یا تبادلوں سے یہ معلوم ہوسکے گا سندھ پولیس بحیثیت مجموعی کیا کررہی ہے اور پولیسنگ کے جملہ امور کس طرح انجام دے رہی ہے۔ جبکہ دوسرے روز ماہرین کے پینل پر مشتمل مختلف معروف شخصیات کے کریمنل جسٹس سسٹم، کمیونٹی پولیسنگ و دیگر اقدامات کے حوالے سے تجربات تجزیوں اور انکی جانب سے دی جانیوالی سیر حاصل اور مفید معلومات سے استفادہ کرینگے۔ انہوں نے ملک کے دیگر علاقوں سے ورکشاپ میں شرکت کے لیئے آنیوالے سابقہ آئی جیز و دیگر مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

آئی جی سندھ نے اس موقع پر دوسری جنگ عظیم میں دی جانیوالی ایک خاندان کی قربانی کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا اس خاندان کے چھ میں سے پانچ بچوں نے جنگ آزادی میں اپنی جانیں وطن کے لیئے قربان کیں جس کے اعتراف میں امریکی صدر نے ایک تعریفی مکتوب بھی اس خاندان کے نام ارسال کیا تھا جو 21 نومبر سال 1864ء میں لکھا گیا تھا۔

آئی جی سندھ نے کہا کہ دیگر فورسز کے مقابلے میں پولیس بروقت دہشت گردوں، کریمنلز مافیا کیخلاف جنگ میں مصروف ہے لہٰذا میں پولیس سے صرف اتنا کہوں گا کہ اپنے جانثار اور جانباز ساتھی افسران اور جوانوں کی قربانیوں کو یاد رکھیں اور انکے کارہائے نمایاں کو مشعل راہ بنا کر قانون شکن، دہشت گرد اور سماج دشمن عناصر کے آگے ڈٹ جائیں تاکہ انہیں بھی پتہ چل سکے کہ کس فورس سے انکا پالا پڑا ہے۔

ورکشاپ سے خطاب کے دوران مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر ادیب رضوی نے اپنی عملی زندگی کے دوران درپیش چیلنجز کا احاطہ کرتے ہوئے کہا کہ ایس آئی یو ٹی کا آغاز چھ بستروں کے اسپتال سے کیا گیا تھا اور اسوقت کوئی بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا بلکہ عام لوگوں کا یہی خیال تھا کہ پاکستان میں گردوں کی پیوندکاری ممکن ہی نہیں ہے رفتہ رفتہ ہم نے ایک ٹیم کی حیثیت سے تمام تر سنجیدہ کاوشیں کیں اور آج الحمداللہ ایس آئی یو ٹی میں گردوں کی پیوندکاری بھی کی جارہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری شبانہ روز محنت سے آج انسانی اعضاء کو عطیہ کرنیکے قانون کی بھی منظوری دی جاچکی ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ انسانی جسم کے اہم اعضاء کے فیل ہوجانیکے باعث ہر تیسرے منٹ میں ایک شخص کی موت واقع ہوجاتی ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ایک متحد قوم کی حیثیت سے آگے آئیں اور اہم جسمانی اعضاء کو عطیہ کرکے انسانیت کی بقا اور تحفظ جیسے اقدامات میں اپنا اپنا انفرادی اور اجتماعی کردار یقینی بنائیں۔

اس موقع پر ایڈیشنل آئی جی کراچی، سی ٹی ڈی، اسٹیبلشمنٹ اینڈ ٹریننگ، اسپیشل برانچ، سکھر، حیدرآباد، ڈی آئی جیز، ہیڈکوارٹرز سندھ، فنانس، ٹریننگ، آپریشن، ایس آر پی، ڈرائیونگ لائسنس، آئی ٹی سی پی او، انویسٹی گیشن، ٹریفک کراچی، اسپیشل برانچ اور ایس ایس پی ٹریفک ملیر و دیگر نے متعلقہ شعبہ جات کی کارکردگی کارہائے نمایاں کے ساتھ ساتھ درپیش مشکلات اور مسائل کا بھی تفصیلی احاطہ کیا۔ علاوہ ازاں سابقہ آئی جی پولیس نیاز احمد صدیقی، مسعود مرزا، شاہد ندیم بلوچ اور احسان غنی نے معیاری اور عوام دوست پولیسنگ کی اہمیت، افادیت اور اسکے نتیجے میں معاشرے پر مرتب ہونے والے مثبت اثرات اور جرائم کیخلاف پولیس کارکردگی کو مزید ٹھوس بنانے جیسی تفصیلات کا احاطہ کیا۔

ورکشاپ میں ایس ایس یو، کراچی رینج، سی پی ایل سی، ٹریفک، ٹریننگ، ٹی اینڈ ٹی، اسپیشل برانچ، کرائم اینڈ فارنزک ڈویژن، حیدرآباد اور سکھر رینج نے علیحدہ علیحدہ اسٹالز بھی لگائے جس میں بالترتیب جدید ساز و سامان، ٹیکنیکل آلات، جدید ہتھیار، آگاہی پمفلٹس و کتابیں، سوار پولیس کی مختلف کواٹیر گاڑیوں کے ماڈلز، بم ناکارہ بنانیوالے آلات وغیرہ، فنگر پرنٹس آلات وغیرہ کے علاوہ مختلف ثقافتی اشیاء نمائش کے لیئے رکھی گئی تھیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔